قانون وانصاف کمیشن پاکستان

صنفی مساوات پر مبنی زبان کا فریم ورک

قانون و انصاف کمیشن پاکستان کی
جانب سے ایک آگاہی مہم

2026

صنفی مساوات پر مبنی زبان کا فریم ورک

قانون اور انصاف کمیشن پاکستان
کی جانب سے ایک آگاہی مہم
2026

فہرستِ مضامین

اظہارِ تشکر

اصطلاحات کی وضاحت

1۔ خلاصہ رپورٹ

2۔ پس منظر

3۔ صنفی مساوات سے متعلق قانون اور عدالتی نظائر

4۔ صنفی مساوات پر مبنی زبان کا فریم ورک

5۔ صنفی مساوات پر مبنی زبان کے رہنما اصول

6۔ صنفی مساوات پر مبنی عدالتی آداب

7۔ عمل درآمد کی حکمتِ عملی

8۔ اختتامی نکات اور سفارشات

اظہارِ تشکر

اس دستاویز کا تصور قانون و انصاف کمیشن پاکستان (LJCP) اور اقوامِ متحدہ کے ادارے برائے خواتین، پاکستان (UN Women Pakistan) نے مشترکہ طور پر پیش کیا۔ دونوں اداروں نے باہمی اشتراک سے اسے تیار کیا اور اس کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اس کام کے لیے مالی معاونت حکومتِ جرمنی نے اسلام آباد میں اپنے سفارت خانے کے ذریعے فراہم کی۔ اس اقدام کی تحریک 2024ء میں جج صاحبان کے ایک اعلیٰ سطحی وفد کے مطالعاتی دورۂ منیلا سے ملی، جہاں فلپائن کی سپریم کورٹ نے صنفی مساوات پر مبنی زبان سے متعلق اپنی رہنما ہدایات وفد کے ساتھ شیئر کیں۔ اس تجربے نے پاکستان کے نظامِ انصاف میں اسی نوعیت کی اصلاحی کاوش کے آغاز کے لیے محرک کا کردار ادا کیا۔

پاکستان کی عدلیہ کے لیے صنفی مساوات پر مبنی زبان کے فریم ورک کی تیاری کا آغاز جناب فخر زمان، اُس وقت کے سینئر ڈائریکٹر (اکیڈمکس وٹریننگ)، وفاقی عدالتی اکیڈمی (FJA) نے کیا۔ UN Women Pakistan کی جانب سے اس اقدام کی قیادت محترمہ عائشہ ودود، سربراہ ذیلی دفتر بلوچستان، اور محترمہ عظمیٰ حلیمی، پروگرام آفیسر، نے کی۔ یہ کام محترمہ فہمیدہ خان، ڈپٹی کنٹری نمائندہ، کی مجموعی رہنمائی میں انجام پایا، جبکہ محترمہ ثمن احسن، پورٹ فولیو منیجر، نے قابلِ قدر تکنیکی معاونت فراہم کی۔

ہم چیف جسٹس آف پاکستان، بحیثیت چیئرمین قومی عدالتی (پالیسی ساز) کمیٹی، اور تمام ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان، بحیثیت اراکینِ کمیٹی، کے تہِ دل سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس پورے عمل میں رہنمائی، حوصلہ افزائی اور مسلسل تعاون فراہم کیا۔ ہم ڈائریکٹر جنرل، وفاقی عدالتی اکیڈمی، کے ادارہ جاتی تعاون کا بھی اعتراف کرتے ہیں۔

اس فریم ورک کی کامیاب تکمیل تمام معاونین کے اجتماعی عزم، لگن اور باریک بینی سے کی گئی کاوشوں کی عکاس ہے۔ ان کی گراں قدر خدمات نے پاکستان کے نظامِ انصاف میں صنفی مساوات پر مبنی، باوقار اور جامع زبان کے فروغ کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کی ہے۔

کیپٹن (ر) مشتاق احمد
سیکرٹری
قانون وانصاف کمیشن پاکستان

اصطلاحات کی وضاحت

صنفی مساوات پر مبنی زبان (Gender-Fair Language)

ایسی زبان جو صنف کی بنیاد پر تعصب، دقیانوسی تصورات یا امتیاز سے پاک ہو اور ہر فرد کے وقار اور احترام کو ملحوظ رکھے۔ اس میں ایسے صنفی غیر جانبدار الفاظ اور اندازِ بیان شامل ہوتے ہیں جو کسی ایک صنف کو دوسری صنف پر ترجیح نہ دیں۔

صنفی غیر جانبدار زبان (Gender-Neutral Language)

ایسی زبان جو بلا ضرورت کسی شخص کی صنف ظاہر نہ کرے۔ جب تک کہ صنف کا ذکر قانونی طور پر یا سیاق و سباق کے لحاظ سے ضروری نہ ہو، صنف ظاہر کرنے والے اسم یا ضمیر سے گریز کیا جائے۔

صنفی حساس زبان (Gender-Sensitive Language)

ایسی زبان جو صنف کی بنیاد پر موجود فرق، عدم مساوات اور اختیارات کے غیر مساوی تعلقات کو تسلیم کرے، مگر انہیں بیان کرتے ہوئے دقیانوسی تصورات یا امتیاز کو مزید مضبوط نہ کرے۔

صنفی متعصب زبان (Gender-Biased Language)

ایسی زبان جو صنف کی بنیاد پر دقیانوسی تصورات، تعصب یا امتیاز کی عکاسی کرے، انہیں تقویت دے یا برقرار رکھے۔ اس میں ایسے الفاظ بھی شامل ہیں جو کسی شخص کے کردار، صفات یا صلاحیتوں کے بارے میں محض اس کی صنف کی بنیاد پر مفروضہ قائم کریں، یا اس کے وقار، ساکھ یا مساوی حیثیت کو مجروح کریں۔

مندرجہ بالا اصطلاحات کے بارے میں وضاحت:

یہ اصطلاحات باہم متعلق ہیں، لیکن ایک دوسرے کا مکمل متبادل نہیں۔"صنفی مساوات پر مبنی زبان" بنیادی اور مجموعی معیار ہے، جبکہ "صنفی غیر جانبدار زبان" اور "صنفی حساس زبان" اس معیار کے حصول کے طریقے ہیں۔ "صنفی متعصب زبان" ایسے نامناسب اندازِ بیان کو ظاہر کرتی ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

صنفی بنیاد پر تشدد (Gender Based Violence - GBV)

ایسا نقصان دہ فعل جو کسی فرد کے خلاف اس کی صنف کی بنیاد پر کیا جائے۔ اس میں جسمانی، جنسی، نفسیاتی یا معاشی نقصان یا ایذا رسانی شامل ہے، خواہ اس کا ارتکاب عوامی یا نجی مقام پر کیا جائے۔

خواتین کے خلاف تشدد (Violence agaist Women- VAW)

ایسا فعل جس سے کسی عورت کو جسمانی، جنسی، نفسیاتی یا معاشی نقصان یا اذیت پہنچے، یا ایسا نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔ اس میں تشدد کی دھمکی، جبر اور شخصی آزادی سے محروم کرنا بھی شامل ہے، خواہ یہ حیاتِ عامہ میں ہو یا نجی زندگی میں۔

متاثرہ فرد (Victim)

وہ فرد جسے کسی جرم یا قانونی حق کی خلاف ورزی کے نتیجے میں نقصان، چوٹ یا ضرر پہنچا ہو۔ یہ اصطلاح بالخصوص تفتیش اور مقدمے کی سماعت کے قانونی مراحل میں جرم، قانونی تحفظ اور داد رسی کے تعین کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

تشدد یا زیادتی سے بچ جانے والا فرد (Survivor)

وہ فرد جس نے تشدد، زیادتی یا نقصان کا سامنا کیا ہو اور اسواقعے کے بعد اپنی زندگی جاری رکھی ہو۔ یہ اصطلاح اس فرد کے وقار، خود مختاری، حوصلے اور بحالی کی صلاحیت کو نمایاں کرتی ہے اور بالخصوص صنفی بنیاد پر تشدد کے معاملات میں پالیسی، نفسیاتی و سماجی معاونت اور حقوق پر مبنی ماحول میں استعمال ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا اصطلاحات کے بارے میں وضاحت:

دونوں اصطلاحات درست ہیں اور ان کا انتخاب موقع اور سیاق کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ قانونی اور عدالتی کارروائی میں "متاثرہ فرد" موزوں ہو سکتا ہے۔ تاہم جہاں مناسب ہو، عدالتوں کو "تشدد یا زیادتی سے بچ جانے والا فرد" یا کوئی دوسری باوقار اور انسان دوست اصطلاح استعمال کرنی چاہیے، تاکہ متعلقہ فرد کے وقار کا تحفظ ہو اور اس کے حقوق اور ضروریات پر مبنی طرز فکر کی عکاسی ہو۔

شکایت کنندہ (Complainant)

وہ فرد جو کسی غلط فعل، ناانصافی، زیادتی یا الزام کے بارے میں عدالت یا کسی مجاز ادارے کے سامنے شکایت پیش کرے، خواہ کارروائی کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔

عدالتی آداب (Courtroom Etiquette)

عدالت میں باوقار طرز عمل اور مؤثر گفتگو کے وہ اصول جن کی پابندی فریقین، گواہوں اور عدالت سے رجوع کرنے والے دیگر افراد کے حوالے سے کی جاتی ہے۔ ان میں مناسب اندازِ تخاطب اور حوالہ دینے کے لیے موزوں زبان شامل ہے۔

انصاف تک رسائی (Access to Justice)

کسی فرد کی یہ صلاحیت کہ وہ انسانی حقوق کے مسلمہ معیارات کے مطابق فراہمیِ انصاف کے رسمی یا غیر رسمی اداروں سے رجوع کر کے اپنے حقوق کا تحفظ اور مؤثر داد رسی حاصل کر سکے۔

1- خلاصہ رپورٹ

پاکستان کے بدلتے ہوئے قانونی اور معاشرتی نظام میں عدلیہ معاشرے کے تمام افراد کے لیے انصاف اور مساوات کے تحفظ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ قانون و انصاف کمیشن پاکستان کے سیکرٹریٹ نے اقوامِ متحدہ کے ادارے برائے خواتین، پاکستان (UN Women Pakistan) کے تعاون سے رپورٹ تیار کی ہے۔ اس رپورٹ میں پاکستان کے عدالتی نظام میں صنفی مساوات پر مبنی زبان کے استعمال کے لیے جامع رہنما اصول پیش کیے گئے ہیں۔

یہ رپورٹ قانون و انصاف کمیشن پاکستان کی اس قانونی ذمہ داری کو فروغ دیتی ہے کہ قوانین کو معاشرے کی بدلتی ہوئی ضروریات کے مطابق، نظریۂ پاکستان اور اسلامی سماجی انصاف کے اصولوں سے ہم آہنگ بنایا جائے۔ کمیشن کی ایک اہم ذمہ داری ایسی مہمات تیار کرنا اور چلانا بھی ہے جو قوانین کے متعلق عوامی آگاہی پیدا کریں، انصاف تک رسائی بہتر بنائیں بالخصوص معاشرے کے محروم اور کمزور طبقات کو اُن کے حقوق سے متعلق آگاہی دیتے ہوئے اُنہیں قانونی نظام کے ذریعے اپنے حقوق کے حصول کے قابل بنائیں۔

صنفی مساوات پر مبنی زبان محض طرز تحریر یا الفاظ کے انتخاب کا معاملہ نہیں بلکہ انصاف تک مؤثر رسائی کا ایک بنیادی اور اہم حصہ ہے۔ پاکستان کے عدالتی ماحول میں عدالتوں کا طرز تخاطب لوگوں کی ساکھ، انصاف اور انسانی وقار کے بارے میں قائم ہونے والے تاثر پر براہِ راست اثر ڈالتی ہے، بالخصوص خواتین، بچوں، صنفی بنیاد پر تشدد سے بچ جانے والے افراد، معذور اشخاص اور متنوع صنفی شناخت رکھنے والے افراد کے معاملے میں۔ عدالتی زبان نقصان دہ دقیانوسی تصورات کو تقویت بھی دے سکتی ہے اور مساوات، وقار اور عدم امتیاز کی آئینی ضمانتوں کو مؤثر بھی بنا سکتی ہے۔

رپورٹ ھذا میں فلپائن کی سپریم کورٹ کی جانب سے فروری 2022ء میں منظور کیے گئے "عدلیہ میں صنفی مساوات پر مبنی زبان کے استعمال اور صنفی مساوات پر مبنی عدالتی آداب کے رہنما اصول" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ پاکستان میں صنفی حساس عدالتی ابلاغ کا ایک ایسا فریم ورک پیش کرتی ہے جو پاکستان کی آئینی دفعات، ملکی عدالتی نظائر اور بین الاقوامی ذمہ داریوں پر منحصر ہے۔

صنفی مساوات پر مبنی زبان اختیار کرنے سے عدلیہ زیادہ جامع عدالتی ماحول تشکیل دے سکتی ہے اور منفیصنفی تعصبات اور دقیانوسی تصورات کے خاتمے میں مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ رپورٹ میں عدالتی کارروائیوں میں اس زبان کو مؤثر اور ادارہ جاتی طور پر نافذ کرنے کی حکمتِ عملی بھی دی گئی ہے۔

یہ فریم ورک پائیدار ترقی کے ہدف 5 (صنفی مساوات) اور ہدف 16 (انصاف تک رسائی) کے حصول میں بھی معاون ہے اور CEDAW اور یونیورسل پیریاڈک ریویو (Unirersal Periodic Review) سمیت پاکستان کی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی تکمیل میں مدد دیتا ہے۔

عوامی آگاہی کی اس مہم کے ذریعے مجوزہ فریم ورک صنفی غیر جانبدار اصطلاحات کے استعمال کو فروغ دے گا، تاکہ آئینِ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مطابق ہر شخص کے لیے مساوات، وقار اور احترام یقینی بنایا جاسکے۔

2-پس منظر

زبان، تحریری اور زبانی دونوں صورتوں میں، ابلاغ کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ ہے۔ یہ انسانی خیالات احساسات اور ضرویات کو مشترکہ مفہوم دے کر معاشرتی تہذیب اور ورثے کو تحفظ فراہم کرتے ہو ئے ثقافت کی عکاسی کرتی ہے۔ معاشرے میں موجود مفروضے اور تعصبات نئی نسل کے رویّوں اور اعتقادات پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے ضروری ہے کہ روایتی زبان کو زیادہ جامع، صنفی حساس اور صنفی مساوات پر مبنی بنایا جائے، تاکہ سب کے وقار کا احترام ہو۔ صنفی متعصب زبان عموماً کسی ایک صنف، بالخصوص خواتین، کی حیثیت کو کم کرتی اور صنفی عدم مساوات کو تقویت دیتی ہے۔

اس پس منظر میں عدالتوں میں استعمال کی جانے والی زبان خاص اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ عدالتی گفتگو محض انفرادی تنازعات کا فیصلہ نہیں کرتی بلکہ عوام میں حقوق اور ذمہ داریوں کا شعور بھی پیدا کرتی ہے۔ عدالتی زبان قانونی اور اقداری وزن رکھتی ہے، اس لیے یہ اس بات پر اثرانداز ہوتی ہے کہ معاشرہ انصاف کو کس طرح سمجھتا، قبول کرتا اور عملی زندگی میں نافذ و عمل کیاجاتا ہے۔ چناںچہ عدالتی کارروائی اور فیصلوں میں صنفی مساوات پر مبنی اور صنفی حساس زبان کا استعمال محض پسندیدہ امر نہیں بلکہ ضروری ہے۔ عدالتی الفاظ قانونی اختیار کے ساتھ گہرا معاشرتی اور اقداری اثر بھی رکھتے ہیں۔

صنفی مساوات پر مبنی زبان کو سمجھنا

صنفی مساوات پر مبنی زبان گفتگو اور تحریر میں تعصب، دقیانوسی تصورات اور امتیاز سے اجتناب کرتی ہے اور ہر صنف کے احترام کو یقینی بناتی ہے۔ اس میں جامع اصطلاحات، غیر جانبدار حوالے اور غیر امتیازی اندازِ بیان استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً "چیئرمین" کی جگہ "چیئرپرسن" اور، جہاں زبان اجازت دے، صنفی غیر جانبدار ضمیر یا تعبیر استعمال کی جا سکتی ہے۔ عدالتی ماحول میں یہ زبان قانونی استدلال، کمرۂ عدالت کی گفتگو اور عدالتی تحریر کو وقار، مساوات اور عدم امتیاز کے اصولوں سے ہم آہنگ رکھتی ہے۔

عدلیہ میں صنفی مساوات پر مبنی زبان کی اہمیت

پاکستانی معاشرے میں صنفی عدم مساوات آج بھی گہری جڑیں رکھتی ہے۔ آئینی حقوق کی محافظ ہونے کی حیثیت سے عدلیہ پر قانونی اور اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ غیر جانبداری اور انصاف کی ترجمانی زبان تصورات کو تشکیل دیتی ہے اس لیے صنفی حساس عدالتی ابلاغ:

عدالتی کارروائی میں زبان گواہ یا فریق کی ساکھ جانچنے، شہادت کا جائزہ لینے اور سزا کے تعین پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ صنفی تعصب یا دقیانوسی تصورات پر مبنی زبان عدالتی غیر جانبداری کو مجروح، تشدد سے بچ جانے والے شخص کو دوبارہ ذہنی اذیت میں مبتلا اور نظامِ انصاف پر عوام کے اعتماد کو کمزور کر سکتی ہے۔

3۔ صنفی مساوات سے متعلق قانون اور عدالتی نظائر

پاکستان کی آئینی دفعات

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین صنفی مساوات اجرا کے لیے جامع اور پختہ عزم کا مظہر ہے، جسے نہ صرف ایک رسمی آئینی ضمانت بلکہ ایک بنیادی آئینی مقصد کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔آئین پاکستان کا آرٹیکل 25، قانون کے سامنے مساوات اور قانون کے مساوی تحفظ کو یقینی بناتا اور صنف کی بنیاد پر امتیاز کو واضح طور پر روکتا ہے، جبکہ آرٹیکل 27 جائز مثبت اقدامات کے تابع سرکاری ملازمت میں بھی یہ تحفظ فراہم کرتا ہے۔ آرٹیکل 34 ریاست کو قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل شرکت یقینی بنانے کی ہدایت کرتا ہے اور رسمی مساوات سے آگے بڑھ کر حقیقی شمولیت کا تقاضا کرتا ہے۔ آرٹیکل 37 اور 38 ریاست کو سماجی انصاف کے فروغ، سماجی ومعاشی ناہمواریوں کے خاتمے اور تمام شہریوں کی فلاح کا پابند بناتے ہیں۔ آرٹیکل 35 شادی، خاندان، ماں اور بچے کے تحفظ کا حکم دیتا ہے، جس کے لیے خاندانی اور معاشرتی ڈھانچوں میں خواتین کے وقار اور حقوق کے بارے میں حساسیت ضروری ہے۔ ان دفعات کو آرٹیکل 2-اے کی روشنی میں پڑھا جانا چاہیے، جو قراردادِ مقاصد کو آئین کا مؤثر حصہ بناتا اور مساوات، سماجی انصاف اور انسانی وقار کو بنیادی آئینی اقدار قرار دیتا ہے۔ آرٹیکل 51 اور 106 کے تحت خواتین کے لیے مخصوص نشستیں تاریخی محرومی کے آئینی اعتراف اور حقیقی مساوات کے لیے اصلاحی اقدامات کے جواز کو ظاہر کرتی ہیں۔

مجموعی طور پر یہ دفعات ایسا مربوط آئینی ڈھانچا قائم کرتی ہیں جو صنفی امتیاز کو روکتا ہی نہیں بلکہ ریاست اور عدلیہ سمیت اس کے تمام اداروں کو صنفی مساوات کے فعال فروغ کا پابند بھی بناتا ہے۔

صنفی مساوات پر مبنی زبان سے متعلق ملکی عدالتی نظائر

سپریم کورٹ پاکستان نے اپنے حالیہ عدالتی نظائر میں عدالتی استدلال اور فیصلہ سازی کے دوران صنفی حساس اور صنفی مساوات پر مبنی زبان اپنانے کی اہمیت پر مسلسل زور دیا ہے۔

مقدمہ **عاطف ظریف بنام سرکار** (PLD SC 550) میں عدالت نے قرار دیا کہ جنسی زیادتی سے متاثرہ خاتون کے سابقہ جنسی کردار کا حوالہ دینا یا اس کی جسمانی ہیئت سے متعلق تضحیک آمیز سوالات کرنا آئین کے آرٹیکل 4(2)(A) اور 14 کے تحت اس کے وقار، نجی زندگی، جسمانی حرمت اورساکھ کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہیں۔ عدالت نے واضح کیا کہ انسانی وقار ایک مطلق اور ناقابلِ تنسیخ آئینی حق ہے جو ہر شخص کی فطری انسانی قدر اور خود مختاری کا تحفظ کرتا ہے، خواہ اس کا سابقہ طرز عمل کچھ بھی ہو۔ عدالت نے مزید قرار دیا کہ "جنسی تعلقات کی عادی"، "بدکردار عورت"، "اخلاقی لحاظ سے پست کردار عورت" یا "غیر کنواری" جیسے الفاظ غیر آئینی اور ناقابلِ قبول ہیں، خواہ زیادتی کا الزام ثابت نہ بھی ہوا ہو۔

مقدمہ **زاہدہ پروین بنام حکومتِ خیبر پختونخوا** (PLD 2025 SC 529) میں سپریم کورٹ نے ایسی زبان سے پیدا ہونے والے وسیع تر نقصان کو نمایاں کرتے ہوئے قرار دیا کہ:

> عدالتی یا انتظامی اداروں کی جانب سے صنفی متعصب زبان کا استعمال محض معاشرے میں موجود تعصبات کی عکاسی نہیں کرتا بلکہ وہ رائج صنفی امتیازکی توثیق کرتے ہوئے اس کودوام بخشتاہے اور خود قانون میں تعصب شامل ہونے کا خطرہ پیدا کرتا ہے...
> لہٰذا عدالت یہ اعادہ ضروری سمجھتی ہے کہ تمام عدالتی اور انتظامی حکام پر صنفی حساس اور غیر جانبدار زبان اختیار کرنے کی آئینی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ یہ محض رسمی کارروائی نہیں بلکہ آئین کے آرٹیکل 14، 25 اور 27 کے تحت تمام شہریوں کو حاصل وقار، مساوات اور خود مختاری کی اقدار سے حقیقی وابستگی کا اظہار ہے۔ عدلیہ کو مثال قائم کرنی چاہیے اور یقینی بنانا چاہیے کہ قانون کی تعبیر اور اطلاق میں استعمال ہونے والے الفاظ خود صنفی امتیاز اورتفریق کا ذریعہ نہ بن جائیں۔

اسی طرح **عنبرین اکرم بنام اسداللہ** (2025 SCP 308) میں عدالت نے قرار دیا کہ ججز پر آئینی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ حقوق پر مبنی صنفی حساس زبان استعمال کریں جو خواتین کو مکمل اور خود مختار افراد کی حیثیت سے مساوی قانونی مقام دیتی ہو۔ عدالت نے واضح کیا کہ عدالتی فیصلوں میں دقیانوسی تصورات سے گریز اور ایسی زبان سے اجتناب ضروری ہے جو خواتین کے وقار کو مجروح کرے۔

سیما حنیف خان بنام وقاص خان (PLD 2026 SC 91) میں سپریم کورٹ نے مزید واضح کیا کہ زبان تصورات کو تشکیل دیتی ہے، اور اخلاقی فیصلے سنانے والی یا صنفی تعصب پر مبنی اصطلاحات کا مسلسل استعمال عدالتی غیر جانبداری کو نقصان پہنچاتا اور آئین کے آرٹیکل 14، 25 اور 35 کے تحت وقار، مساوات اور عدم امتیاز کی اقدار سے متصادم ہے۔ چنانچہ عدالتوں پر لازم ہے کہ ان کا استدلال اور زبان ان بنیادی آئینی ضمانتوں کو مسلسل برقرار رکھے۔

متذکرہ بالا تمام عدالتی نظائر سے ثابت ہوتا ہے کہ صنفی مساوات پر مبنی زبان کا استعمال محض صوابدید یا طرز تحریر کا معاملہ نہیں بلکہ آئینی فیصلہ سازی اور عدالتی ذمہ داری کا لازمی جزو ہے۔

بین الاقوامی معاہدے اور ذمہ داریاں

پاکستان صنفی مساوات کو فروغ دینے والے متعدد بین الاقوامی معاہدوں اور فریم ورکس کا فریق ہے، جن میں درج ذیل شامل ہیں:

(i) خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کے خاتمے کی قرار داد (CEDAW)، جو سرکاری اور نجی زندگی کے تمام شعبوں میں عدم امتیاز اور مساوات کا تقاضا کرتی ہے۔

(ii) عالمی منشور برائے انسانی حقوق (UDHR)، جو سب کے لیے مساوی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ اور

(iii) بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن (BPfA)، جو صنفی تعصبات کے خاتمے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ بین الاقوامی دستاویزات عدالتوں کی اس ذمہ داری کو مزید استحکام بخشتی ہیں کہ عدالتی زبان حقیقی مساوات کو فروغ دے اور صنفی امتیاز یا نقصان دہ دقیانوسی صنفی تصورات کو رد کرے۔

4۔ صنفی مساوات پر مبنی زبان کا فریم ورک

مقاصد اور اصول

صنفی مساوات پر مبنی زبان اختیار کرنے کے مقاصد درج ذیل ہیں:

پاکستان میں عمل درآمد کی رکاوٹیں

پاکستان میں صنفی مساوات پر مبنی زبان کے نفاذ کی اہم رکاوٹیں درج ذیل ہیں:

5۔ صنفی مساوات پر مبنی زبان کے رہنما اصول

زبان عدالتی کارروائی اور طریقۂ کار میں ابلاغ کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ یہ ادارہ جاتی اقدار کی عکاسی، پیشہ ورانہ طرز عمل کی تشکیل اور انصاف کو سمجھنے اور محسوس کرنے کے انداز پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اس لیے زبان کے استعمال میں ایسی تبدیلی ناگزیر ہے جو صنفی شمولیت اور مساوات کو فروغ دے، تمام اصناف کے احترام کی عکاسی کرے اور دقیانوسی تصورات کو برقرار رکھنے سے اجتناب کرے۔

عدالتیں انصاف کی محافظ ہونے کی حیثیت سے مثال قائم کریں اور ایسی زبان اپنائیں جو صنفی تعصب اور دقیانوسی تصورات سے پاک ہو۔ صنفی مساوات پر مبنی زبان غیر جانبداری اور شمولیت کو یقینی بنا کر عدالتی کارروائی اور فیصلوں میں مساوات کو فروغ دیتی ہے۔ آئینی اختیار رکھنے والے اداروں کی حیثیت سے عدالتوں پر یہ اضافی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کی زبان خود امتیاز یا ناانصافی کا ذریعہ نہ بنے۔

ذیل میں ایک ایسا فریم ورک پیش کیاجارہاہے جس کامقصد امتیازی زبان کے خاتمے اور صنفی مساوات کے فروغ میں معاونت فراہم کرناہے

عمومی مذکر اصطلاحات کا استعمال

ترک کریں: تمام اصناف کی نمائندگی کے لیے "مرد" یا اسی نوع کے عمومی مذکر الفاظ کو پوری انسانیت کے مفہوم میں استعمال کرنا۔

اختیار کریں: صنفی غیر جانبدار اور جامع الفاظ، مثلاً لوگ، فرد/افراد، انسان، انسانوں، نوعِ انسانی اور انسانیت۔

مثالیں:

اصل متن: "غفلت سے مراد ایسا کام نہ کرنا ہے جو ایک معقول آدمی کرتا۔"

ترمیم شدہ متن: "غفلت سے مراد ایسا کام نہ کرنا ہے جو ایک معقول فرد کرتا۔"

اصل متن: "بحری قزاقی کسی خاص ریاست کے خلاف نہیں بلکہ تمام بنی آدم کے خلاف جرم ہے۔"

ترمیم شدہ متن: "بحری قزاقی کسی خاص ریاست کے خلاف نہیں بلکہ پوری انسانیت کے خلاف جرم ہے۔"

اصل متن: "مرد کو فطری طور پر سمجھ بوجھ اور آزاد ارادے کی صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں۔"

ترمیم شدہ متن: "انسان کو فطری طور پر سمجھ بوجھ اور آزاد ارادے کی صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں۔"

اختیار کریں: انسانی وصف کے بارے میں عمومی بیان میں خواتین کو بھی شامل کریں۔

مثال:

اصل متن: "مرد کو فطری طور پر سمجھ بوجھ اور آزاد ارادے کی صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں۔"

ترمیم شدہ متن: "مردوں اور عورتوں کو فطری طور پر سمجھ بوجھ اور آزاد ارادے کی صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں۔"

مذکر ضمیر کا استعمال

ترک کریں: واحد مذکر ضمیر کا استعمال، سوائے اس صورت کے جب موضوع صرف مرد ہی ہو۔

اختیار کریں: اسم جمع کا استعمال کرنا یا جملے کی ساخت ایسی بنانا کہ صنفی تعصب سے بچا جا سکے۔

مثالیں:

اصل متن: "ایک وکیل اپنے مؤکل کی طرف سے گواہی دینے سے گریز کرے۔"

ترمیم شدہ متن: "وکلاء اپنے موکّلین کی طرف سے گواہی دینے سے گریز کریں۔"

اصل متن: "ایک جج کو اپنا فیصلہ پیش کردہ شہادت کی بنیاد پر صادر کرنا چاہیے۔"

ترمیم شدہ متن: "ججز کو اپنے فیصلے پیش کردہ شہادت کی بنیاد پر صادر کرنے چاہییں۔"

اختیار کریں: ضمیر کی جگہ مناسب حرف یا اسم استعمال کریں۔

مثالیں:

اصل متن: "اپیل کنندہ کا میمورنڈم موصول ہونے کے ۱۵ روز کے اندر جواب دہندہ اپنا میمورنڈم داخل کر سکتا ہے۔"

ترمیم شدہ متن: "اپیل کنندہ کا میمورنڈم موصول ہونے کے ۱۵ روز کے اندر جواب دہندہ بھی میمورنڈم داخل کرسکتا ہے۔"

اصل متن: "محض گواہی دینا کسی گواہ کو استغاثہ سے استثنا فراہم نہیں کرتا، خواہ وہ اپنے خلاف شہادت نہ دینے کے حق کا سہارا لے۔"

ترمیم شدہ متن: "محض گواہی دینا کسی گواہ کو استغاثہ سے استثنا فراہم نہیں کرتا، خواہ اپنے خلاف شہادت نہ دینے کے حق کا سہارا لیا گیا ہو۔"

پیشوں اور عہدوں کے لیے مردانہ الفاظ کا استعمال

ترک کریں: ایسی اصطلاحات جن سے یہ مفروضہ قائم ہوتا ہو کہ کوئی مخصوص کردار صرف مرد ہی ادا کر سکتا ہے۔

اختیار کریں: پیشوں اور عہدوں کے لیے صنفی غیر جانبدار الفاظ کا استعمال۔

مثالیں:

اصل متن: "وہ پاکستان بار کونسل کے چیئرمین تھے۔"

ترمیم شدہ متن: "وہ پاکستان بار کونسل کے چیئرپرسن تھے۔"

اصل متن: "ایک عام آدمی کے لیے عدالت میں استعمال ہونے والی قانونی اصطلاحات سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔"

ترمیم شدہ متن: "ایک عام فرد کے لیے عدالت میں استعمال ہونے والی قانونی اصطلاحات سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔"

اصل متن: "درخواست گزار نے تجربہ کار کاروباری آدمی ہونے کی حیثیت سے مناسب احتیاط کی۔"

ترمیم شدہ متن: "درخواست گزار نے تجربہ کار کاروباری فرد ہونے کی حیثیت سے مناسب احتیاط کی۔"

ایک صنف سے مخصوص الفاظ کا استعمال

ترک کریں: ایسے الفاظ جو بنیادی طور پر مردوں پر لاگو ہوں یا دیگر اصناف کو خارج کریں۔

اختیار کریں: ایسی جامع اصطلاحات جو تمام اصناف پر یکساں طور پر لاگو ہوں۔

مثالیں:

اصل متن: "کوئی جج یا عدالتی افسر ایسا مقدمہ نہیں سنے گا جس میں اس کا اپنا یا اس کی بیوی کا مفاد ہو۔"

ترمیم شدہ متن: "کوئی جج یا عدالتی افسر ایسا مقدمہ نہیں سنے گا جس میں اس کا اپنا یا اس کے شریکِ حیات کا مفاد ہو۔"

اصل متن: "یہ غیر فطری نہیں کہ اپنی بیوی اور بچے کو قتل کرتے ہوئے پکڑا جانے والا قاتل گرفتاری میں مزاحمت کرے۔"

ترمیم شدہ متن: "یہ غیر فطری نہیں کہ اپنے اہلِ خانہ کو قتل کرتے ہوئے پکڑا جانے والا قاتل گرفتاری میں مزاحمت کرے۔"

ختم کریں: ایسا تحریری یا زبانی اندازِ بیان جو کسی دوسری صنف، صنفی شناخت واظہار اور جنسی خصوصیات رکھنے والے افراد کو نظرانداز کرے۔

مؤنث لاحقوں کا استعمال

ترک کریں: -trix، -ette، ess، یا -enne جیسے لاحقے جو خواتین کے کردار کو معمولی یا کمتر ظاہر کریں۔

اختیار کریں: صنفی غیر جانبدار اصطلاحات کا استعمال۔

مثالیں:

اصل متن: "اداکارہ (Actress) کو فلم میں اپنے کردار پر ایوارڈ دیا گیا۔"

ترمیم شدہ متن: "اداکار (Actor) کو فلم میں اپنے کردار پر ایوارڈ دیا گیا۔"

اصل متن: "اس نے ترکے کی منتظمہ (Executrix) کے طور پر کام کیا۔"

ترمیم شدہ متن: "اس نے ترکے کی منتظم (Executor) کے طور پر کام کیا۔"

اصل متن: "خاتون معاون (Usherette) نے حاضرین کو ان کی نشستوں تک پہنچایا۔"

ترمیم شدہ متن: "معاون (Usher) نے حاضرین کو ان کی نشستوں تک پہنچایا۔"

صنف ظاہر کرنے والے غیر ضروری الفاظ کا استعمال

ترک کریں: صنف سے منسلک غیر ضروری صفات یا توضیحات کا استعمال۔

اختیار کریں: صنفی غیر جانبدار الفاظ کا استعمال۔

مثالیں:

اصل متن: "خاتون وکیل نے نہایت مؤثر دلیل دی۔"

ترمیم شدہ متن: "وکیل نے نہایت مؤثر دلیل دی۔"

اصل متن: "مرد نرس نے مریض کی معاونت کی۔"

ترمیم شدہ متن: "نرس نے مریض کی معاونت کی۔"

اصل متن: "لیڈی ڈاکٹر نے کامیابی سے آپریشن کیا۔"

ترمیم شدہ متن: "ڈاکٹر نے کامیابی سے آپریشن کیا۔"

فرسودہ القاب کا استعمال

ترک کریں: ایسے القاب جو خواتین کی حیثیت کو کم ترظاہر کریں یا اُن کی شناخت کو مبہم کریں۔

اختیار کریں: جدید، غیر جانبدار یا متعلقہ فرد کی ترجیح کے مطابق لقب کا استعمال۔

مثالیں:

اصل متن: "مسز فاطمہ احمد کو تقریب میں خطاب کی دعوت دی گئی۔"

ترمیم شدہ متن: "محترمہ فاطمہ احمد کو تقریب میں خطاب کی دعوت دی گئی۔"

اصل متن: "لیڈی ڈاکٹر شائستہ خان نے اجلاس منعقد کیا۔"

ترمیم شدہ متن: "ڈاکٹر شائستہ خان نے اجلاس منعقد کیا۔"

اصل متن: "خط میں 'محترم جناب' کو مخاطب کیا گیا۔"

ترمیم شدہ متن: "خط میں 'محترم رفیقِ کار' کو مخاطب کیا گیا۔"

تحقیر آمیز زبان کا استعمال

ترک کریں: ایسی زبان جو کسی صنف کو کمتر، غیر اہم یا الگ سے ظاہر کرے۔

اختیار کریں: باوقار، احترام پر مبنی اور جامع زبان کا استعمال ۔

مثالیں:

اصل متن:"وہ کمزور صنف سے تعلق رکھتی تھی اور اسے مدد درکار تھی۔"

ترمیم شدہ متن:"اسے مدد درکار تھی۔"

اصل متن:"خواجہ سرا فنکار نے تقریب میں پرفارم کیا۔"

ترمیم شدہ متن:"فنکار نے تقریب میں پرفارم کیا۔"

اصل متن:"غیرشادی شدہ خاتون ماریہ کو نااہل قرار دیا گیا۔"

ترمیم شدہ متن:"ماریہ کو نااہل قرار دیا گیا۔"

اختیار کریں: غیر ضروری استعاروں کے بجائے "خاتون" یا کوئی مناسب غیر جانبدار اصطلاح کا استعمال۔

مثال:

اصل متن:"نہ ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ اس سے قبل بھی کمزور جنس سے منسوب کسی فرد کی جانب سے غیر قانونی جارحیت روا رکھی گئی ہو۔"

ترمیم شدہ متن: "نہ ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ اس سے قبل کسی خاتون کی جانب سے غیر قانونی جارحیت روا رکھی گئی ہو۔"

صنفی دقیانوسی تصورات

ترک کریں: صنفی مفروضوں پر مبنی اصطلاحات کا استعمال ۔

اختیار کریں: جامع اور صنفی غیر جانبدار زبان کا استعمال ۔

مثالیں:

اصل متن:"پولیس مین نے احتجاج کے دوران ٹریفک کو منظم کیا۔"

ترمیم شدہ متن:"پولیس افسر نے احتجاج کے دوران ٹریفک کو منظم کیا۔"

اصل متن:"خاتون فضائی عملے کو خصوصی یونیفارم فراہم کی گئیں ۔"

ترمیم شدہ متن:"فضائی عملے کو خصوصی یونیفارم فراہم کی گئیں ۔"

اصل متن: "مدعا علیہان نے مہذب آدمیوں کے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔"

ترمیم شدہ متن: "مدعا علیہان نے معاہدے کی خلاف ورزی کی۔"

متوازی اور مساوی الفاظ کا انتخاب

ترک کریں: اصناف کے ذکر میں غیر متوازی الفاظ اور ایسی عبارت جس میں دونوں کے لیے مساوی ساخت نہ ہو۔

اختیار کریں: متوازی اور مساوی الفاظ کے انتخاب کا استعمال ۔

مثال:

اصل متن: "ان کی شادی لاہور شہر میں ہوئی اور وہ مرد اور بیوی کی حیثیت سے اکٹھے رہے۔"

ترمیم شدہ متن: "ان کی شادی لاہور شہر میں ہوئی اور وہ شوہر اور بیوی کی حیثیت سے اکٹھے رہے۔"

ترک کریں: ایسی زبان جو غیر مساوی صنفی تعلقات کو فروغ دے۔

صنف کا غیر ضروری حوالہ

ترک کریں: بلا ضرورت کسی شخص کی صنف کی طرف توجہ دلانا۔

اختیار کریں: صنف کے بجائے متعلقہ کردار یا کام پر توجہ دینا۔

مثالیں:

اصل متن: "۲۰ سالہ اپیل کنندہ سامان پہنچانے والی لڑکی (ڈیلیوری گرل) کے طور پر ملازم تھی۔"

ترمیم شدہ متن: "۲۰ سالہ اپیل کنندہ سامان پہنچانے کی ملازمت کرتی تھی۔"

اصل متن: "اس نے ماں بننے کے مرحلے میں ہونے کی وجہ سے زچگی کی رخصت کی درخواست کی۔"

ترمیم شدہ متن: "اس نے بچے کی ولادت کے سلسلے میں متعلقہ رخصت کی درخواست کی۔"

اصل متن: "نسوانی آداب نے اسے پیشکش قبول کرنے سے روکا۔"

ترمیم شدہ متن: "اس کے اصولوں نے اسے پیشکش قبول کرنے سے روکا۔"

اقتباسات میں صنفی زبان کا استعمال

ترک کریں: اصناف کے بارے میں غیرمساویانہ نتائج نقل کرنا اور صنفی متعصب زبان کو برقرار رکھنا۔

اختیار کریں: اقتباس کا غیر صنفی اورجامع انداز میں ازسرِنو مفہوم بیان کریں۔

مثال:

اصل متن:"ریلوے انتظامیہ، بطور امین، سپرد کیے گئے مال کی اتنی ہی دیکھ بھال کی پابند ہے جتنی اسی نوع کے حالات میں ایک عام سمجھ بوجھ والا آدمی اپنے مال کی کرتا ہے۔"(پاکستان بنام میسرز حبیب انشورنس کمپنی، 1991 CLC 1270)

مفہوم: غفلت کا تعین اس معیار کی روشنی میں کیا جاتا ہے کہ انہی حالات میں ایک معقول اور محتاط فرد کس درجے کی احتیاط کرتا۔

اختیار کریں: براہِ راست اقتباس میں اصل متعصب لفظ کے بعد [sic] کا اضافہ کریں۔

مثال:

اصل متن:"امین پر عائد ذمہ داری کا معیار یہ ہے کہ وہ سپرد شدہ مال کی اتنی دیکھ بھال کرے جتنی اسی صورتِ حال میں ایک عام سمجھ بوجھ والا آدمی کرتا۔" (حبیب میٹروپولیٹن بینک بنام نذیر رائس ملز، CLD 796 2020)

sic کے اضافے کے ساتھ متن:"امین پر عائد ذمہ داری کا معیار یہ ہے کہ وہ سپرد شدہ مال کی اتنی دیکھ بھال کرے جتنی اسی صورتِ حال میں ایک عام سمجھ بوجھ والا آدمی (sic) کرتا۔"

اختیار کریں: عبارت کا متعلقہ جزو نقل کرکے صنف سے مخصوص متعلق جزو کو غیر جانبدار الفاظ میں لکھیں۔

مثال:

اصل متن:"کوئی عام سمجھ بوجھ والا آدمی درخواست گزار کو جائیداد فروخت کرنے پر رضامند نہ ہوتا، اور درخواست گزار بھی ایک عام سمجھ بوجھ والے آدمی کی حیثیت سے محض زبانی معاہدۂ فروخت کے تحت 26,000 روپے ادا نہ کرتا..."

(محمد طفیل بنام شاہد پرویز، 2002 SCMR 1266)

جزوی ترمیم شدہ متن:"کوئی عام سمجھ بوجھ والا [فرد] درخواست گزار کو جائیداد فروخت کرنے پر رضامند نہ ہوتا، اور درخواست گزار بھی ایک عام سمجھ بوجھ والے [فرد] کی حیثیت سے محض زبانی معاہدۂ فروخت کے تحت 26,000 روپے ادا نہ کرتا..."

عدالتی نظائر میں صنفی دقیانوسی تصورات سے گریز

مثالیں:

> بالخصوص عائلی قانون کے معاملات میں جج محض انفرادی تنازعات کا فیصلہ نہیں کرتے بلکہ وہ سماجی اصلاح اور ترقی پسند وجامع سوچ کے رہنما بھی ہوتے ہیں جو معاشرے کو ترقی پسند اور جامع سوچ کی طرف لے جاسکتے ہیں۔ ان پر آئینی اور اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ حقوق پر مبنی ایسی صنفی حساس زبان اختیار کریں جو خواتین کو مکمل اور خودمختار اشخاص کی حیثیت سے مساوی قانونی مقام دیتی ہو اور عدالتی فیصلوں میں دقیانوسی تصورات سے گریز کریں ...
>
> (عنبرین اکرم بنام اسد اللہ، (2025 SCP 308))

> غیر محتاط یا بے سوچے سمجھے الفاظ کا استعمال خواتین کو بدنام کرتا، زیادتی کو معمولی ظاہر کرتا اور اُسی مردانہ غالب سوچ کو تقویت دیتا ہے جس کو قانون ختم کرنا چاہتا ہے۔ عدالتی استدلال میں استعمال ہونے والے الفاظ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ جب فیصلے دقیانوسی تصورات پر انحصار یا غیر قانونی طرز عمل کا عذر پیش کرتے ہیں تو وہ عدم مساوات کو فروغ دیتے ہیں اور معاشرتی رویّوں کو اس انداز سے تشکیل دیتے ہیں جو خواتین کو وقار، مساوات اور انصاف سے محروم کرتا ہے... اس امر پر زور دینا ضروری ہے کہ زبان تصورات کو تشکیل دیتی ہے۔ اخلاقی فیصلے سنانے والی یا صنفی اصطلاحات کا مسلسل استعمال عدالتوں کی غیر جانبداری کو مجروح اور آئین کے آرٹیکل 14، 25 اور 35 میں دی گئی وقار، مساوات اور عدم امتیاز کی اقدار کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ لہذا عدالتوں کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کا استدلال اور طرز بیان ان بنیادی آئینی ضمانتوں کو تحفظ فراہم کرے۔
>
> (سیما حنیف خان بنام وقاص خان، (PLD 2026 SC 91)

6۔ صنفی مساوات پر مبنی عدالتی آداب

وکلاء سے مخاطب ہونا

تمام وکلاء کو صنفی طور پر غیر جانبدار انداز میں "کونسل" یا "ایڈووکیٹ" کہہ کر مخاطب کیا جائے۔ خواتین وکلاء کے لیے "لیڈی کونسل"، "خاتون کونسل" یا "لیڈی ایڈووکیٹ" جیسے الفاظ استعمال کرنے سے اجتناب کیا جائے، اسی طرح مرد وکلاء کے لیے "جینٹل مین کونسل" یا "میل کونسل" جیسے الفاظ بھی استعمال نہ کیے جائیں۔ پیشہ ورانہ لقب کے بعد خاندانی نام استعمال کریں، مثلاً "ایڈووکیٹ ملک"، یا صرف "فاضل کونسل" کہا جائے۔ سوال کرتے وقت ایسے الفاظ استعمال کریں جو تمام شرکاء پر یکساں لاگو ہو، مثلاً: "تمام فاضل وکلاء عدالت کو اپنا تعارف کرا دیں۔"

سرکاری استغاثہ کے وکلاء اور سرکاری قانونی افسران کو اُن کے نام سے پکارا جائے (مثلاً: "پراسیکیوٹر اقبال" یا "پبلک اٹارنی محمود")، نہ کہ "میڈم خان" یا "مسٹر خان"، اور نہ ہی "لیڈی پراسیکیوٹر/اٹارنی" یا "جینٹل مین پراسیکیوٹر/اٹارنی" کہا جائے۔

فریقین سے مخاطب ہونا

وہ تمام افراد جو وکیل نہ ہوں، یعنی فریقینِ مقدمہ، گواہان، اور عدالت سے رجوع کرنے والے دیگر افراد کو مناسب طور پر "مسٹر"، "مس"، "سر" یا "میڈم" جیسے باعزت القاب سے مخاطب کریں۔ فریقین کو "میڈم مدعیہ" یا "مسٹر مدعی" کہہ کر پکارنے کے بجائے اُن کے نام یا مقدمہ میں کردار کے حوالے سے مخاطب کیا جائے، مثلاً: "مسٹر اقبال"، "مس خالدہ"، یا محض "مدعی"۔ اسی طرح گواہوں کو "مسٹر گواہ" یا "میڈم گواہ" کہہ کر مخاطب کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

کسی بھی ایسے عمل یا عدالتی کارروائی سے گریز کیا جائے جو صنف کی بنیاد پر کسی فریق کی توہین، شرمندگی، تضحیک یا تحقیر کا سبب بنے۔ مثال کے طور پر، فوجداری فردِ جرم عائد کرتے وقت اگر فردِ جرم میں ایسے الزامات شامل ہوں جو کسی فریق کو صنفی بنیاد پر تمسخر یا شرمندگی کا نشانہ بناسکتے ہوں، تو عام افراد کو عدالت سے باہر بھیج دیا جائے اور فردِ جرم صرف فریقین اور اُن کے وکلاء کی موجودگی میں عائد کی جائے۔ اسی طرح ایسی گواہی، جو صنفی بنیاد پر شرمندگی یا تعصب کو جنم دے سکتی ہو، اُس تک رسائی صرف فریقین اور اُن کے وکلاء تک محدود رکھی جائے۔

بچوں سے مخاطب ہونا

بچوں سے بات کرتے وقت "چھوٹا لڑکا" یا "چھوٹی لڑکی" جیسے الفاظ سے گریز کریں۔ اُنہیں اُن کے پہلے نام یا معروف عرفیت سے مخاطب کیا جائے تاکہ وہ خود کو پُرسکون محسوس کریں اور تحقیر آمیز یا تصغیری حوالوں سے مخاطب نہ کی اجائے۔

خواجہ سرا افراد سے مخاطب ہونا

ہر شخص کو اس کے خود اختیار کردہ نام اور ضمیر سے مخاطب کریں۔ صنفی شناخت کے بارے میں تحقیر آمیز، سنسنی خیز یا غیر ضروری طبی نوعیت کے حوالہ جات سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

7۔ عمل درآمد کی حکمتِ عملی

صلاحیت سازی اور تربیتی پروگرام

- ججز اورعدالتی عملے کے لیے صنفی حساسیت سے متعلق لازمی تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں اور صنفی مساوات پر مبنی زبان کے استعمال کے بارے میں ای لرننگ ماڈیول تیار کیے جائیں۔
- صنفی مساوات پر مبنی زبان سے متعلق ماڈیول جوڈیشل اکیڈمیوں کے نصاب میں شامل کیے جائیں۔
- ججز اورعدالتی عملے کے لیے لازمی ابتدائی اور تجدیدی تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

آگاہی مہمات اور متعلقہ فریقوں کی شمولیت

- بار ایسوسی ایشنوں، غیر سرکاری تنظیموں اور تعلیمی اداروں کے تعاون سے آگاہی میں اضافہ کیا جائے اور نظامِ انصاف سے متعلقہ افراد کے لیے صنفی مساوات پر مبنی زبان کے استعمال سے متعلق رہنما کتابچہ شائع کیا جائے۔

نگرانی، رپورٹنگ اور جائزہ

- عمل درآمد کی نگرانی کے لیے صنفی حساسیت و مساوات کمیٹی قائم کی جائے اور رہنما اصولوں کی پابندی یقینی بنانے کے لیے عدالتی دستاویزات کا باقاعدہ جائزہ لیا جائے۔
- فیصلوں اور سرکاری فارموں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لینا تاکہ رہنما اصولوں کی پابندی معلوم ہو سکے۔
- جوڈیشل اکیڈمیاں عدالتی نظائر کے جائزے کو سالانہ شائع ہونے والے جریدے میں شامل کریں۔

8۔ اختتامی نکات اور سفارشات

اختتامی نکات

عدالتیں شہادت کی بنیاد پر مقدمات کا فیصلہ کرتی ہیں اور معاملات کا ازخود عدالتی نوٹس لینے کا ان کا اختیار محدود ہے۔ تاہم، صنفی دقیانوسی تصورات —یعنی مردوں، عورتوں اور دیگر صنفی شناخت رکھنے والے افراد کی خصوصیات اور کردار کے بارے میں بے بنیاد عمومی مفروضے— ججز اور فریقین کی سوچ پر اثرانداز ہو سکتے ہیں۔ یہ اثر عدالتوں کے سامنے پیش ہونے والے معاملات اور فیصلہ سازی کے دوران استعمال ہونے والی زبان، سے عیاں ہوتا ہے۔ اس لیے عدالتوں کو ایسے تصورات کو تقویت دینے سے محتاط رہنا چاہیے۔

پاکستان میں زیادہ جامع اور غیر جانبدار عدلیہ کے فروغ کے لیے صنفی مساوات پر مبنی زبان اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ متعصب اور دقیانوسی تصورات ختم کرکے عدلیہ آئینی اصولوں کی بہتر پاسداری اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کی مؤثر تکمیل کر سکتی ہے۔ یہ رہنما اصول پائیدار ترقی کے ہدف 5 (صنفی مساوات) اور ہدف 16 (انصاف تک رسائی) کے حصول میں براہِ راست معاون ہیں اور غیر امتیازی اور انسانی وقار پر مبنی عدالتی طرزِ عمل کو فروغ دے کر CEDAW اور یونیورسل پیریاڈک ریویو کے تحت پاکستان کی ذمہ داریوں کی تکمیل میں مدد دیتے ہیں۔

سفارشات

۱۔ تربیت اور وسائل: صنفی مساوات پر مبنی زبان کے استعمال کے فروغ کے لیے تربیتی پروگراموں اور متعلقہ ضروری مواد کی تیاری کے لیے مناسب مالی وسائل مختص کیے جائیں۔

۲۔ آگاہی کا فروغ: نظامِ انصاف سے متعلق فریقین، بالخصوص مقدمات کے فریقین اور وکلاء میں عدالتی کارروائی کے دوران صنفی مساوات پر مبنی زبان کے استعمال کے بارے میں آگاہی کو فروغ دیا جائے۔

۳۔ باقاعدہ اور متواتر جائزہ: ان اقدامات کے اثرات اور افادیت کو جانچنے کے لیے باقاعدہ اور متواتر جائزہ لیا جائے۔

امید کی جاتی ہے کہ پاکستان کی عدلیہ اپنی مسلسل کاوشوں اور وکلاء کے تعاون سے نہ صرف صنفی مساوات کے مؤثر نفاذ کی مثال قائم کرسکتی ہے بلکہ دیگر اداروں میں بھی ایسی اصلاحات کی حوصلہ افزائی کرسکتی ہے۔